اے سونے والے!___ خزانے ہی خزانے!!

ڈاکٹر علی بن عمر بادحدح

اخذ و ترجمہ: خدا بخش کلیار

اللہ کے ذکر اور اس کی اطاعت کے ساتھ دن کا آغاز تمھارے لیے شرح صدر اور حیات بخش توانائی کا باعث ہوگا۔

جب تمھیں پکارا جائے کہ آؤ خزانے حاصل کرلو اور اپنے دامن میں سمیٹ لو تو تمھیں کیسا لگے گا بالخصوص جب تمھیں معلوم ہو کہ خزانوں کا دینے والا کوئی عام غنی نہیں، بلکہ وہ اللہ ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے، اور خزانے بھی درہم و دینار یا سونا یا چاندی نہیں بلکہ وہ حسنات اور درجات ہیں، جو متعین اور آسان اعمال کے نتیجہ میں ملیں گے۔

اے سونے والے! میں تمھارے کان میں آہستہ سے نہیں بلکہ زوردار آواز میں، نماز فجر کے خزانوں کی خبر دوں گا۔

۱- شیطان کی گرفت سے آزادی

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جب تم سو جاتے ہو، شیطان تم میں سے ہر ایک کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے۔ ہر گرہ پر تھپکی دیتا ہے کہ ابھی رات لمبی ہے، سوتے رہو۔ لیکن اگر وہ جاگ پڑے اور اللہ کو یاد کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اور پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ وہ پاک نفس کے ساتھ ہشاش بشاش صبح کا آغاز کرتا ہے، یا خبث نفس کے ساتھ سستی اور کاہلی کے ساتھ۔ (متفق علیہ)

شیطان تمھیں اپنی طرف بلاتا ہے، خیر سے روکتا ہے اور پورے طور پر قبضے میں لے کر تمھیں اللہ کے ذکر سے دُور رکھتا اور اس طرح اجر عظیم سے محروم کر دیتا ہے۔ جب تم ''حی علی الصلوٰۃ'' کی پکار پر لبیک

کہنے کا ارادہ کرتے ہو تو وہ تمھیں نیند میں لوٹ جانے کی ترغیب دیتا ہے۔ جب تم ساتھ ہی الصلوۃ خیر من النوم سنتے ہو تو تمھیں گہری نیند کے ذریعے اس خیر سے ہٹاتا ہے۔ لیکن اگر تم نے عزیمت کی راہ اختیار کی' ہوشیاری سے کام لیا، وضو کیا اور نماز کی ادائیگی کے لیے جلد اٹھ کھڑے ہوئے تو ہر قدم پر اس کی بیڑیوں میں سے ایک نہ ایک بیڑی کو تم نے توڑ ڈالا اور اس کی فوجوں کو ہزیمت سے ہم کنار کر دیا۔ تم اللہ کے ذکر سے وابستہ رہے' گویا تم نے ایک گرہ کھول دی۔ پھر شیطان کی مخالفت کے باوجود تم نے وضو کیا تو دوسری گرہ کھل گئی۔ اور اس کے بعد جب تم اللہ کے حضور کھڑے ہوئے تو شیطان کی قوت کو شکست دی۔ اس کے قبضے سے نکل آئے، اور تم نے صبح اس حال میں کی کہ اس کی قید سے آزاد ہو گئے اور اس کے مکروفریب پر غالب آ گئے۔

آپؐ کے ارشاد: یعقد الشیطان، یعنی شیطان گرہ دیتا ہے کے متعلق ابن حجر نے لکھا ہے کہ وہ فی الواقع گرہ ہے---ساحر کی گرہ کی طرح--- جو کہ وہ اپنے مسحور کو لگاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَمِنْ شَرِ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (الفلق ۱۱۳:۴) ''اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے''۔ اور ابن حجرؒ کہتے ہیں: ''کہا جاتا ہے کہ وہ بطور مجاز کے ہے، گویا کہ سونے والے کے ساتھ شیطان کا فعل ساحر کے مسحور کے ساتھ فعل کے مشابہ ہے''۔

مراد یہ ہے کہ ذکر و طہارت کا ترک شیطان کے اثر اور وسوسوں کے تحت واقع ہوتا ہے' بلکہ بیضاویؒ نے کہا ہے کہ وہ شخص شیطان کے قابو میں ہوتا ہے: ''اس کا تین گرہیں دینا مضبوطی کے لیے ہے' یا یہ کہ وہ اسے تین چیزوں: ذکر، وضو اور نماز سے روکنا چاہتا ہے۔ گویا ہر گرہ جو اس نے انسان کے سر میں لگائی وہ اس کے ساتھ اسے تینوں چیزوں میں سے ہر چیز سے روکنا چاہتا ہے۔ اور گرہ کے لیے گدی کی تخصیص اس لیے کہ وہ وہم کا مقام اور شیطان کی چال بازیوں کا میدان ہے۔ وہ انسان کی تمام قوتوں میں سے بڑھ کر شیطان کی فرماں بردار اور اس کی دعوت پر بلاتاخیر لبیک کہنے والی ہے' یعنی شیطان انسان کی گدی پر تسلط جما کر اس پر اپنا حکم چلاتا ہے، اس کی قیادت کرتا ہے اور اسے اپنا مطیع فرمان بناتا ہے۔ تو کیا پسند کرتے ہو! اس طرح کا بے دام غلام بننا یا اللہ کے اذن سے ایک فتح مند قوی انسان؟

یہ فتح ہے معصیت پر اطاعت کی، غفلت پر ذکر کی، ضعف پر عزیمت کی اور شر پر خیر کی۔ کتنا بڑا ہے یہ خزانہ' تم اس کے طالب بنو' اور اس میں کوتاہی نہ کرو!

۲- قوتِ حیات کا سرچشمہ

اس خزانے پر ہم حضرت ابوہریرہؓ ہی کی سابق حدیث کے حوالے سے ایک بار پھر غور کرتے ہیں۔ یہ ایک اہم اور محسوس ہونے والا خزانہ ہے۔ اس کی تاثیر عیاں ہے اور محسوس کی جا سکتی ہے اور فائدہ یقینی اور

بے مثال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اللہ کا ذکر کیا، وضو کیا اور نماز پڑھی، ارشاد فرمایا: اصبح نشیط النفس (وہ ہشاش بشاش ہوا)۔

بلاشبہہ اللہ کے ذکر اور اس کی اطاعت کے ساتھ تمھارے دن کا آغاز تمھارے لیے شرح صدر، اطمینان قلب، عزم قوی اور تازہ دم ہونے کا باعث ہوگا۔ تمھارے چہرے پر جمال اور تمھارے لبوں پہ تبسم ہوگا۔ اللہ کے اذن سے تمھارے حزن وملال دُور، اور اس کی تائید سے تمھارا رنج وغم زائل ہوگا۔ تم اپنے آپ کو نیکی کے لیے آمادہ اور اللہ کی فرماں برداری کے لیے مستعد پاؤ گے۔ تمھارے معاملات آسان ہوں گے اور تمھاری مشکلات دُور ہوں گی۔ دن بھر تمھیں نیک فال کے اشارے ملیں گے اور اللہ کی تائید سے جملہ امور میں کامرانی تمھارے ہمرکاب رہے گی۔

میرے بھائی! اس شخص کا تصور کرو جو اس خزانے سے محروم کر دیا گیا، جو اس انعام کو ضائع کر بیٹھا۔ دیکھو اسے جس نے غفلت سے صبح کی۔ وہ کسمساتا ہوا، خبث باطن کے ساتھ اٹھا، اس کا ذہن الجھا ہوا، اس کا سینہ گھٹا ہوا ہے۔ وہ تردد کا شکار ہے اور دنیا بھر کا غم اپنی آنکھوں میں لیے ہوئے ہے۔ اسے اپنے معاملات بڑے کٹھن نظر آتے ہیں۔ وہ اپنے مقاصد میں ناکام، اور اپنے اوپر شیطان کی مکمل چال کے ساتھ بھلائیوں سے محروم ہے۔ وہ کاہلی کو چھوڑتا نظر آتا ہے اور نہ نماز اس پر آسان ہوتی نظر آتی ہے، اور اسی طرح دیگر حسنات اس کے لیے مشکل ہیں۔ اغلب ہے کہ کاہلی اس کے لیے فرائض کے ضیاع کا باعث بن جائے گی۔

ابن عبدالبر نے کہا: ''یہ محرومی اس شخص کے لیے مخصوص ہے جو نماز کے لیے نہیں اٹھتا، اور اسے ضائع کر دیتا ہے۔ لیکن جو شخص اللہ کی اطاعت کے لیے اٹھ کھڑا ہوا اور نماز کے لیے مستعد ہو گیا تو وہ اس لذت سے محظوظ ہوا جو اللہ نے اسے اپنی اطاعت کی توفیق کے باعث بخشی۔ اس سے ثواب کا وعدہ فرمایا اور شیطان کی چال کو اس سے زائل کر دیا''۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ رات کی نماز میں پاکیزہ روح ہی لذت وسرور پاتی ہے۔

اور ہشاش بشاش ہونے کے معنی یہ بھی ہیں کہ وہ سرگرم اور مستعد ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ وہ نمازوں اور دیگر عبادات کی تکرار کی وجہ سے ان سے مانوس ہوتا اور ان کا عادی بن جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ اپنے لیے ان میں انس اور محبت پیدا کر لیتا ہے۔ لہٰذا ان کی مشقت اس سے زائل ہو جاتی ہے اور وہ ان کے بارے میں لاپروائی کا رویہ اختیار نہیں کرتا''۔ (المفہم ۴۰۹/۲)

''شیطان کے جادو کا اس سے زائل ہو جانا، اور اس کا اپنی چال میں خائب وخاسر ہو کر شکست خوردگی کے ساتھ لوٹ جانا اس کے لیے گرم جوشی اور بشاشت کا باعث بن جاتا ہے''۔ (اکمال المعلم ۱۴۲/۳) کتنا عمدہ مال غنیمت ہے، اسے مضبوطی سے تھام اور ضائع نہ کر!

۳- نور کی بشارت

حضرت بریدہ ابن الحصیبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن کے اندھیروں میں کامل نور کے ساتھ چلنے والوں کو خوش خبری دے دو)۔ (بلاشبہہ) جزا عمل کی ایک قسم ہے۔ اللہ جل وعلا فرماتے ہیں: هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ○ (الرحمٰن ۵۵:۶۰)''نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے؟''

جب تم فجر کی نماز کے لیے اس حال میں نکلتے ہو کہ کائنات اندھیرے میں لپٹی ہوئی اور دنیا آخرِ شب کی تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہے تو تمھاری جزا اور بدلہ قیامت کے دن کامل نور ہے۔ اس لیے کہ تم نے اپنے رب کی اطاعت کی اور اپنے مولا کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور تم نے اپنی روح وقلب کے لیے نور کا سوال کیا۔ یہ اس لیے بھی کہ جب وہ رات کے اندھیرے میں اللہ کی فرماں برداری کی طرف تکلیف اٹھا کر چلے تو قیامت کے دن اس نور کے ساتھ جو اس دن ان کے لیے فروزاں ہوگا (اندھیروں کو) پار کریں گے۔ نماز باجماعت کی طرف اندھیرے میں چل کر جانے والے ہر شخص کے لیے اس نور کی ضمانت دی گئی ہے۔

جہاں تک اس کا یوم قیامت کے لیے محدود ہونا ہے، الطیبیؒ نے کہا ہے: اس کا روزِ قیامت کے لیے محدود کیا جانا اشارہ ہے اہل ایمان کے اس قصے کی طرف جس میں ان کا قول ہے: ربنا اتمم لنا نورنا (اے ہمارے رب! ہمارے نور کو ہمارے لیے مکمل فرما دے)' اور اس میں اشارہ ہے کہ جس نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا' یعنی دنیا میں (نماز باجماعت) کے لیے اندھیرے میں چل کر جاتا رہا آخرت میں وہ نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔ (فیض القدیر ۲/۲۰۱)۔

لہٰذا وہ نور تم کب پاؤ گے؟ وہ تمھارے پاس ایک بڑے کٹھن موقع اور بڑے ہولناک مرحلے پر آئے گا۔ وہ تمھارے آگے آگے اس وقت چمکے گا' جب کہ تم اس کے سب سے زیادہ محتاج ہوگے۔ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو پڑھو:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○ (الحدید ۵۷:۱۲-۱۳)

اس دن' جب کہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور ان کے

دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) ''آج بشارت ہے تمھارے لیے''۔ جنتیں ہوں گی، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی ہے بڑی کامیابی۔ اس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے ''ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم تمھارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں''۔ مگر ان سے کہا جائے گا ''پیچھے ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو۔'' پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔

واللہ! کتنی بڑی نعمت ہے جو انھیں اس مشکل اور ہولناک مقام پر ان کے ایمان کی مناسبت سے حاصل ہوگی، یعنی نور۔ اس وقت ان کو عظیم ترین خوش خبری دی جائے گی۔ انھیں پکار کر کہا جائے گا: ''آج بشارت ہے تمھارے لیے۔ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ تم ان میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی ہے بڑی کامیابی''۔ (الحدید ۵۷:۱۲)

یہ بشارت ان کے دلوں کے لیے کتنی شیریں اور ان کی روحوں کے لیے کتنی خوش گوار ہوگی۔ اس وقت انھیں اپنی مطلوب و محبوب چیز حاصل ہوگی اور وہ خوف ناک شر سے نجات پا جائیں گے۔ جب منافقین اہل ایمان کو اپنے نور کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھیں گے، جب کہ ان کا اپنا نور بجھ چکا ہوگا --- اور وہ اندھیروں میں حیران و ششدر رہ جائیں گے تو مومنین سے کہیں گے: کہ اپنے نور میں سے کچھ حصہ ہمیں دے دو تاکہ ہم عذاب سے نجات پا سکیں۔ مگر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی اور وہ محروم رہ جائیں گے۔

ابن کثیر نے اپنی تفسیر (۳۰۸/۴) میں ابوحاتم سے ابوذر اور ابودرداء رضی اللہ عنہما کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے ہی سجدے کی اجازت دی جائے گی اور مجھے ہی سب سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی، تو میں اپنے آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھوں گا تو اپنی امت کو امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے نبیؐ! آپ نوحؑ سے لے کر اپنی امت تک کی امتوں میں سے اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ فرمایا کہ وہ وضو کے اثر سے آراستہ ہوں گے اور دیگر امتوں میں کوئی ایسا نہ ہوگا۔ میں انھیں پہچان لوں گا کہ ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے اور میں ان کے چہروں کی علامت سے انھیں پہچان لوں گا، اور میں ان کو پہچان لوں گا کہ ان کے آگے آگے ان کا نور دوڑ رہا ہوگا''۔

اے سونے والے! نماز فجر تجھے ایسے وقت میں اہل نور میں سے بنا دے گی، جب کہ دوسرے اندھیروں میں روندے جا رہے ہوں گے۔ کتنا بے بہا ہے یہ خزانہ! اسے بلا تاخیر حاصل کر۔

۴- فرشتوں کی شہادت

اللہ جل وعلا فرماتا ہے: اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِکَانَ مَشْھُوْدًا ○ (بنی اسرائیل ۱۷:۷۸)''نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو، کیونکہ قرآنِ فجر مشہود ہوتا ہے''۔ اس آیت سے متعلق مفسرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:''رات اور دن میں فرشتے تمھارے درمیان باری سے آتے جاتے رہتے ہیں اور وہ فجر اور عصر کی نمازوں میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر جنھوں نے تمھارے اندر رات گزاری تھی وہ آسمان کی طرف جاتے ہیں ،تو اللہ ان سے سوال کرتا ہے--- حالانکہ وہ ان کو زیادہ جاننے والا ہے---تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: جب ہم ان کے ہاں گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے ہاں سے آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے''۔(متفق علیہ)

سوال کرنے والا احکم الحاکمین ہے،اور جن سے سوال کیا جا رہا ہے وہ فرشتے ہیں جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انھیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں' اور وہ اس کے حضور بڑھ کر نہیں بولتے۔ بس اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ ہاں' یہی مقرب فرشتے ہیں جو اللہ کے ہاں تمھارے شاہد ہیں' اور ادائیگی نماز کے ساتھ تمھارا ذکر کرتے ہیں' اور جماعت میں تمھاری شرکت کے ساتھ تمھاری توصیف کرتے ہیں۔ وہ نیک اور پاکباز فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ تم نماز پڑھنے والے نیک بندوں میں سے ہو۔

میرے ساتھ اللہ کے لطف وکرم اور اس کے اکرام پر غور کرو جو وہ اپنے بندوں پر فرماتا ہے۔ وہ یہ کہ اس نے اپنے فرشتوں کو ایسے وقت میں جمع ہونے کا حکم دیا کہ جب اس کے بندے اس کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں، تاکہ ان کی شہادت ان بندوں کے لیے ایک معتبر شہادت بن جائے۔(الفتح ۲/۳۵)

اس سوال پر بھی غور کرو جو اللہ نے فرشتوں سے کیا' جیسا کہ ابن حجر نے ذکر کیا ہے:''کہا جاتا ہے کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ اس میں بنی آدم کے لیے نیکی کی شہادت پائی جاتی ہے اور فرشتوں سے یہ سوال اس لیے تاکہ وہ ان (نمازی بندوں) پر نوازشات کا باعث بن جائے' نیز اس کے ساتھ اس میں فرشتوں کے مقابلے میں انسان کی تخلیق کی حکمت کا اظہار ہے۔جنھوں نے کہا تھا: اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ج وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرہ ۲:۳۰) ''کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خون ریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کی تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں''۔فرمایا:''میں جانتا ہوں' جو کچھ تم

نہیں جانتے''۔یعنی ان میں ایسے (انسان) پائے جاتے ہیں جو تمھاری اپنی شہادت کی رو سے تمھاری طرح میری تسبیح وتقدیس کے گن گاتے ہیں۔

ایک اور روایت ہے جس میں ہمارے منضبط احوال کی خبریں ہیں تاکہ ہم اوامر ونواہی سے متعلق چوکنے رہیں، ان کی حفاظت کریں اور ان اوقات میں اپنے رب کے فرستادوں کی تشریف آوری اور اپنے بارے میں اپنے رب کے سوال پر فرحت محسوس کریں۔ اور اس میں ہمارے ساتھ اللہ کے فرشتوں کی محبت کی خبر بھی ہے تاکہ اپنے ساتھ ان کی محبت میں اضافہ کریں' اور اس کے ساتھ قرب حاصل کرلیں۔(الفتح: ۲/۳۷)

کیا تم نے ملائکہ کی نماز کے ساتھ اپنی نماز فجر کا اثر اور اپنے لیے ان کی شہادت پر غور کرلیا ہے؟

تفسیر آلوسی میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد'یعنی قرآن فجر مشہود ہوتا ہے (بنی اسرائیل ۱۷:۷۸) سے متعلق نسائی'ابن ماجہ'ترمذی' حاکم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے اور جسے ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن فجر میں شب وروز کے فرشتے شریک ہوتے ہیں'' اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نمازیوں کی کثرت اس میں شریک ہوتی رہتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس (قرآن الفجر) کا حق ہے کہ اس میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد شریک ہو۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس میں اللہ کی قدرت کے شواہد بھی موجود ہوتے ہیں جیسا کہ روشنی کا اندھیرے سے تبادلہ اور نیند جو موت کی بہن ہے، سے بیداری۔ آلوسی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اس جملے میں نماز فجر کے معاملے میں توجہ کرنے میں جو ترغیب و تحریص پائی جاتی ہے وہ مخفی نہیں ہے۔ اس لیے کہ بندہ اس وقت میں معززین (فرشتوں) کے ساتھ چلتا ہے اور معززین (فرشتوں) کا استقبال کرتا ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ عمدہ حالت میں ہو، کہ رخصت ہونے والا اس سے گفتگو کرے اور اس کی طرف آنے والا اطمینان وسکون حاصل کرے۔

یہ نعمت کتنی بڑی ہے' اس میں غیر حاضر نہ ہو!

۵- حفاظت کی ضمانت

حضرت جندب بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز پڑھی، وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔ اے بنی آدم! غور کر کہ اللہ تعالیٰ اپنی ضمانت کے بدلے تجھ سے کوئی چیز طلب نہیں فرماتے''۔(مسلم)

اگر تم نماز فجر ادا کرو تو تمھارے لیے حفاظت الٰہیہ اور حمایت ربانیہ ہے' یعنی تم اللہ کی حفظ وامان میں ہوگے۔ وہ برائیاں تجھ سے ہٹا دے گا، تکلیف تجھ سے دور کردے گا اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے تجھے بچالے گا۔ بلاشبہہ وہ عظیم و بے مثال حفاظت فرمانے والا ہے۔

اے کمزور بندے! یہ بہت بڑا شرف ہے کہ عظیم شہنشاہ‘ رب الارباب‘ احکم الحاکمین‘ جبار السموات والارض‘ سبحانہ وتعالیٰ کی حمایت تجھے حاصل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ (نماز فجر ادا کرنے والے) کی مدافعت فرماتا ہے‘ اس کی تکلیف کے درپے ہونے والے سے اسے بچاتا ہے۔ وہ اللہ کے ذمے‘ یعنی اس کی امان میں ہوتا ہے اور اس کی ہمسایگی میں رہتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کر چکا اور اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دے دی۔ لہٰذا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ اسے کوئی نقصان یا تکلیف پہنچائے۔ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے اس کا حق طلب فرمائے گا اور جس سے اللہ مطالبہ کرے گا اس کے لیے کوئی مفر ہوگا اور نہ کوئی پناہ گاہ۔ نمازیوں سے تعرض کرنے والے کے لیے یہ زبردست وعید ہے (المفہم ۲/۲۸۲)۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ ”اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے اپنے ذمے کے بدلے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا“ کے معانی یہ ہیں کہ وہ لوگوں سے بچالیا گیا کہ وہ اس سے کوئی تعرض کریں‘ اور اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں تباہ و برباد کردے گا۔ (حاشیہ اکمال المعلم ۲/۶۳۰)

ایک دوسرے رخ سے غور کیا جائے تو حدیث میں بندے کو خبردار کیا گیا ہے کہ نماز فجر اس کے لیے ایمان و قرب کا سبب ہے۔ اگر اس نے اسے ترک کر دیا تو نہ اس کے لیے قرب ہے اور نہ امان۔ حدیث کے ضمناً یہ معنی بھی ہیں کہ صبح کی نماز ترک نہ کرو ورنہ وہ معاہدہ جو تمھارے اور اللہ کے درمیان ہے منسوخ ہو جائے گا۔ بلاشبہہ یہ عظیم ثمرہ اور بڑی غنیمت ہے اور اے نماز فجر ادا کرنے والے‘ تم اسے حاصل کرنے کے اہل ہو۔ تم اسے ضائع نہ کرو‘ اسے قابو میں لاؤ اور اس سے محروم نہ رہو۔ (حاشیہ اکمال المعلم ۲/۶۳۰)

کیا یہ معقول بات ہے کہ محض مزید کچھ راحت حاصل کرنے کے لیے یا تھوڑی سی مشقت سے بچنے کے لیے تم سستی و کاہلی کا مظاہرہ کرو اور اپنے نفس کے آگے ہتھیار ڈال دو؟ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمھارا شمار غافلوں میں ہو؟ یا کیا تمھیں یہ پسند ہے کہ تمھارا شمار محرومین میں کیا جائے؟ کیا تمھیں نماز فجر کے ترک کرنے یا اسے مؤخر کرنے کے اثرات نظر نہیں آتے؟ کیا تمھیں برکت کے ناپید ہو جانے‘ نفس کے خباثت میں مبتلا ہو جانے اور بدن کی سستی و کاہلی نظر نہیں آتی؟ کیا تم روحانی اضطراب اور قساوت قلبی محسوس نہیں کرتے؟

اے سونے والے! تم اس وقت کہاں ہوتے ہو جب اذان کی آواز سکوت شب کو کلمہ توحید اور فلاح کی طرف دعوت کے ساتھ شق کر رہی ہوتی ہے؟ تم اس وقت کہاں ہوتے ہو جب قرآنِ فجر کی مسحور کن آیات زمانے کے کانوں میں رس گھول رہی ہوتی ہیں؟ تم ہزاروں کی تعداد پر مشتمل فرشتوں کی فوج سے کتنا دور ہوتے ہو جب وہ آسمان سے اتر رہے ہوتے ہیں اور آسمان کی طرف چڑھ رہے ہوتے ہیں اور تم ان کی نگاہوں میں کتنے گرے ہوئے ہوتے ہو؟ کیا یہ سب کچھ تمھیں بیدار نہیں کرتا اور تمھارے شعور کو جھنجھوڑتا نہیں کہ تم بستر

چھوڑ دو' اپنی خواب گاہ سے الگ ہو جاؤ اور نماز کی طرف چل دو' فلاح کی طرف قدم بڑھاؤ' ذاکرین میں تمھارا نام لکھا جائے؟ عابدین میں تم شمار کیے جاؤ اور مبارک باد وصول کرو اور تحفوں میں حصہ پاؤ؟

میں تمھارے اندر ایمان باللہ سے مخاطب ہوں' جس کا مستقر تمھارا قلب ہے' جو تمھارا رفیق روح ہے۔ میں تمھارے اندر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان سے مخاطب ہوں جن کی محبت سے تمھارا دل معمور ہے اور تمھاری زبان آپؐ پر صلوٰۃ وسلام کے ساتھ متحرک ہوتی ہے۔ میں تمھیں اس خیر کی طرف دعوت دیتا ہوں جو تمھیں محبوب ہے اور اس اجر کی طرف بلاتا ہوں جس کی تمھیں تلاش ہے۔

پس غافلوں میں سے نہ ہو!

۶- نعمت کبریٰ

حضرت ابوزہیر عمارہؓ بن رو بیہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سورج کے طلوع اور اس کے غروب ہونے سے پہلے جس نے نماز پڑھی' یعنی فجر اور عصر کی نماز' وہ ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا''۔ یہ حدیث عظیم ہے اور بشارت کبریٰ ہے۔ یہ عذابِ جہنم سے نجات کی راہ ہے اور اہل ایمان کا مطلوب عظیم اور دائمی التجا کا موضوع ہے: اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (آل عمران ۳:۱۶) ''یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ مالک' ہم ایمان لائے' ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے بچالے''۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (آل عمران ۳:۱۹۱) ''پروردگار' یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے' تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب' ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے''۔ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ (الفرقان ۲۵:۶۵-۶۶) ''اے ہمارے رب' جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے' اس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے' وہ تو بڑا ہی برا مستقر اور مقام ہے''۔

بلاشبہہ نماز فجر جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے اور عذاب سے نجات کے اسباب میں سے ایک سبب۔ اور حدیث کے معانی یہ ہیں کہ جس نے ان دونوں نمازوں کی پابندی اور حفاظت کی' ان پر مداومت کی برکت سے آگ اسے نہیں چھوئے گی۔ (المفہم ۲/۲۶۲)

عذاب جہنم' جس سے اہل ایمان کے دل دور رہتے ہیں اور جس کے خوف سے ان کی روحیں کانپتی ہیں اور وہ اس (سے دور رہنے) کے حق دار بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کے بارے میں خبر دی ہے وہ ایک سخت اور ہولناک دھمکی ہے۔ وہ ایسی ہولناک آگ ہے کہ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے' جہاں بھاری

بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی' پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی اور ایسی بدترین پینے کے لیے چیزیں ہوں گی جنھیں پینے کا کسی میں حوصلہ نہ ہوگا۔ اس بدترین ٹھکانے اور آرام گاہ اور ہولناک عذاب کو دیکھ کر انسان نجات کے لیے اپنی عزیز ترین متاع بلکہ روے زمین تک دینے کو تیار ہوگا۔ عذاب ایسا کہ جلد بار بار جلے گی اور بار بار اذیت ہوگی' آگ کا لباس ہوگا' ایسا کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا کہ بدن کیا آنتیں تک کٹ کٹ کر گریں گی' اور ان کی خبر لینے کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے۔ انسان موت مانگے گا لیکن موت نہ ملے گی۔

یہ عظیم ہولناک اور دردناک عذاب ہے۔ کیا تم اس سے نہ ڈرو گے؟ کیا تمھارا دل خوف کے ساتھ دہلتا نہیں مبادا کہ تم کسی حد تک اس کے مستوجب ہو جاؤ؟ کیا اس سے بچ جانا اور اس سے نجات پا جانا نعمت کبریٰ اور غنیمت عظمیٰ نہیں ہے؟ یہ ایک ایسا خزانہ ہے جسے تم قیمتاً حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ تمھارے لیے ناگزیر ہے' اسے نہ چھوڑو کہ تمھارے ہاتھ سے نکل جائے!

۷- عظیم کامیابی

جنت میں داخلہ اور اس کی نعمتوں کا حصول سب سے بڑا مقصد' سب سے بڑی آرزو اور اہل ایمان کی توقعات کا منتہا اور ان کی دائمی امید اور مستقل مدعا ہے۔ حیات دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' اس سے رحلت کے بعد وہی حقیقی کامیابی ہے: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ (اٰل عمرٰن ۳:۱۸۵) ''آخرکار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو' کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتش دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے۔ رہی یہ دنیا' تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے''۔

یہ وہ بیش قیمت چیز ہے جس کے لیے مال خرچ کیے جاتے ہیں اور جس کے لیے جانیں قربان کی جاتی ہیں۔ ''حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں' وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے۔ تورات اور انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے' یہی سب سے بڑی کامیابی ہے'' (التوبہ ۹:۱۱۱)۔ یہ وہ عظیم الشان جزا ہے جو زبردست جدوجہد کے بغیر ہاتھ نہیں آتی۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ جنت یوں ہی مل جائے گی؟

کیا تمھاری روح اس کے لیے مشتاق نہیں ہوتی؟ کیا تو اپنی امیدیں اور بلند سوچ اس سے وابستہ نہیں کرتے؟ کیا تمھیں یہ پسند نہیں کہ تم اس کے اہل ہو جاؤ؟ تم فجر کے خزانوں میں سے اس خزانے کو حاصل کرو'

یعنی جنت میں داخلہ۔جیسا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دو ٹھنڈی رکعتیں پڑھیں، وہ جنت میں داخل ہوگیا'' (متفق علیہ)۔ یہ پانچ کلموں کی ایک مختصر حدیث ہے، لیکن اس کا اشارہ واضح ہے اور وہ نص صریح ہے، اس بارے میں کہ جنت کا حصول نماز فجر کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

کتنا بے بہا ہے یہ خزانہ، اسے دانتوں سے پکڑ کر رکھو اور ضائع نہ ہونے دو!

۸- رب کے دیدار کی لذت

اللہ عزوجل فرماتے ہیں: لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ ط (یونس ۱۰:۲۶) ''جن لوگوں نے بھلائی کا طریقہ اختیار کیا ان کے لیے بھلائی ہے اور مزید فضل''۔ اس آیت کی تفسیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وارد ہوا ہے: ''وہ اللہ کا دیدار ہے جو ایسی نعمت ہے جس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور جنت میں داخل ہونے والے کا رحمان سبحانہ وتعالیٰ کے دیدار کی خصوصیت کے ساتھ اکرام ہے''۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ (القیامۃ ۷۵: ۲۲-۲۳) ''اس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

نماز فجر کے فوائد میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے دیدار کے ساتھ ظفرمندی ہے جو ہر انعام سے بڑا انعام ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے روایت ہے کہ چاند کی چودھویں رات میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آنحضورؐ نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''تم اپنے رب کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو۔ اگر تم کرسکو تو ایسا ہی کرو کہ طلوع آفتاب سے قبل کی نماز اور غروب آفتاب سے قبل کی نماز میں عاجز و مغلوب ہوکر نہ رہ جاؤ'' (متفق علیہ)۔ اس سے مراد فجر اور عصر کی دو نمازیں ہیں۔ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اللہ عزوجل کے دیدار کے ساتھ ان دو نمازوں کی مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی افضل اطاعت ہے اور ان دو نمازوں کی فضیلت فرشتوں کے اجتماع کے ذکر اور اعمال کی رفعت کے ذکر کے ساتھ ثابت ہو چکی ہے۔ لہٰذا ان دونوں نمازوں کے محافظ کو افضل انعام دیا جانا مناسب ہوا، اور وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

اس نعمت کی عظمت سے متعلق حضرت صہیب رومیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کسی اور چیز کو چاہتے ہو کہ میں تمھیں عطا کروں؟ وہ جواباً عرض کریں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیے؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرما دیا اور آگ سے نجات نہیں دے دی؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: (پھر) پردہ اٹھایا جائے گا تو ان کے ہاں اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی طرف نظر سے بڑھ کر کوئی اور چیز محبوب نہ ہوگی"۔(مسلم)

کیا تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا معلوم نہیں: اللھم انی اسئلک برد العیش بعد الموت واسئلک لذۃ نظر الی وجھک واسئلک شوق الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ "اے اللہ! میں تجھ سے موت کے بعد خوشگوار زندگی کا سوال کرتا ہوں اور میرے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں، کسی تکلیف اور کسی گمراہ کن آزمایش کے بغیر"۔(صحیح ابن حبان)

۹- قیام اللیل

رات کا قیام عظیم عبادت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ اختصاص حاصل تھا جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں مذکور ہے: وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ○ (بنی اسرائیل ۱۷:۷۹) "اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمھارے لیے نفل ہے، بعید نہیں کہ تمھارا رب تمھیں مقام محمود پر فائز کردے"۔ آیت کے سیاق سے قیام اللیل کی فضیلت اور اس کی عظیم تاثیر کی طرف اشارہ ملتا ہے، نیز نبیؐ کے مقام محمود پر فائز ہونے کے بعد قیامت کے دن مقام شفاعت کے ساتھ ربط کا اشارہ ہے۔ قیام اللیل کا ذکر اللہ جل وعلا نے اہل ایمان کے اوصاف میں سے فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے متقین کا ذکر فرماتے ہوئے ان کی مدح اس طرح کی ہے: كَانُوۡا قَلِيۡلًا مِّنَ الَّيۡلِ مَا يَهۡجَعُوۡنَ ○ وَبِالۡاَسۡحَارِ هُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ○ (الذاریات ۵۱:۱۷-۱۸) "وہ راتوں کو کم ہی سوتے تھے، پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے"، نیز اللہ تعالیٰ نے قیام اللیل کو رحمٰن کے بندوں کی صفات میں شمار فرمایا۔ ان کے حق میں فرمایا ہے: وَالَّذِيۡنَ يَبِيۡتُوۡنَ لِرَبِّهِمۡ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ (الفرقان ۲۵:۶۴) "جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں"۔ قیام اللیل ایمان وتقویٰ کی درس گاہ ہے، تزکیہ وتطہیر کا سرچشمہ ہے۔ اس کے ساتھ دلوں کو زندگی ملتی ہے اور ان کی جلا میں اضافہ ہوتا ہے، روحوں کو رفعت حاصل ہوتی ہے اور دل شوق سے معمور ہو جاتے ہیں۔ اس کے دوران آنکھیں خشیت وندامت کے آنسو بہاتی ہیں، زبانیں زاری اور رجوع الی اللہ کے ساتھ دیوانہ وار دعائیں کرتی ہیں اور پیشانیاں ذلت و عاجزی کے ساتھ سجدوں میں خاک آلود ہوتی ہیں۔

قیام اللیل میں دعا کی قبولیت یقینی ہے، جیسا کہ خاتم الانبیا والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رات کی ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں بندۂ مسلم اللہ سے دنیا وآخرت کی بھلائی طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ وہ اسے

عطا فرما دیتا ہے'' (مسلم)۔ اور وہ جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے' جیسا کہ بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''اے لوگو! سلام کو عام کرو' کھانا کھلاؤ' رات کو نماز پڑھو' جب کہ لوگ سو رہے ہوں اور جنت میں داخل ہو جاؤ سلامتی کے ساتھ''۔ (ترمذی)

قیام اللیل کی اتنی فضیلت کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی رو سے کہ فرض نمازوں کے بعد افضل نماز قیام اللیل ہے (مسلم)' اب شاید تم کہو جیسا کہ اکثر لوگ کہتے ہیں اور ہم بھی انھی میں سے ہیں: ''ہم اپنے آپ کو قیام اللیل کے لیے آمادہ نہیں پاتے' ہمارے اندر اس کی ہمت نہیں ہے' ہمارے حوصلے کمزور ہیں' ہمارے عزائم پست ہیں' ہمارے جسم بوجھل ہیں' ہم کھڑے نہیں ہو سکتے اور ہمیں مال اور اہل و عیال نے مصروف کر رکھا ہے۔'' اس کے باوجود میں اپنے آپ کو اور تمھیں اور ہر مسلمان کو دعوت دیتا ہوں کہ رات کا قیام تمھارے ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے' اگرچہ دو ہی رکعتیں پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ خیر کثیر اور اجر کبیر کا موجب ہیں۔ اس کے ساتھ ہی فجر کے خزانوں میں سے ایک بڑے خزانے کا بیان کرتا ہوں! وہ یہ کہ جب تم نے فجر کی نماز ادا کر لی تو گویا تم نے رات بھر قیام کیا۔ جی ہاں' رات کا کچھ حصہ نہیں بلکہ پوری رات! یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ وہ خزانہ ہے جس کی تائید محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا: ''جس نے نماز عشاء جماعت کے ساتھ ادا کی اس نے گویا نصف شب قیام کیا' اور جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی تو گویا اس نے ساری رات قیام کیا''۔ (مسلم)

لٰہذا تیرے لیے اس کا حصول ناگزیر ہے' پس اس کو مضبوطی سے تھام اور کوتاہی نہ کر!

فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں تو فرض نماز کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟

اے سونے والے! خدا تم پر رحم فرمائے' دنیا کے انعامات اور اہل دنیا کے عطیات فجر کے غنائم کے مقابلے میں کوئی وزن نہیں رکھتے۔ اس کے باوجود مجھے معلوم ہے کہ تم ان کے لیے ہمہ وقت مستعد رہتے ہو۔ ان کے لیے جان کھپاتے ہو' محنت کرتے ہو اور انھیں حاصل کرنے کے لیے اپنی راحتوں کو قربان کرتے ہو۔ کیا ایسا نہیں کہ جب تمھارے سامنے کوئی اہم کام ہوتا ہے' تو تمھاری کیفیت کیا ہوتی ہے؟ تم اس کے لیے رات گئے تک جاگتے ہو' تم اس کی طرف نصف یا آخر شب میں نکل پڑتے ہو تاکہ ایک مرتبہ عارضی نفع حاصل کر لو لیکن تمھیں آخر کیا ہو گیا ہے کہ تم ہر فجر کے چھوٹنے پر منقطع نہ ہونے والے عظیم منافع کو ترک کر دیتے ہو؟ حالانکہ وہ ایسا خزانہ ہے جو نہ تبدیل ہوتا ہے نہ متغیر!

۱۰- خیر کثیر

غیر محدود خیر' فضل بلا روک' حسنات بے حساب' توصیف سے بالاتر عطائیں اور بڑھتے چڑھتے

انعامات---تصور کرو اے برادر! یہ خزانہ جس کی میں تمھیں خبر دینے چلا ہوں وہ نماز فجر کے خزانوں میں سے نہیں بلکہ وہ دو رکعت سنت ہے، نماز فجر سے پہلے! سوچو! اگر یہ کچھ دو رکعت سنت کے لیے ہے تو پھر دو رکعت فرض کا کیا کہنا!!

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فجر کی دوسنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں'' (مسلم)۔ سبحان اللہ! دنیا و مافیہا سے بہتر، وہ دنیا جو اپنے سونے چاندی، زیب و زینت اور عورتوں کے ساتھ، اور اپنی جملہ لذات اور اپنے مرغوبات کے ساتھ ہے--- جی ہاں! دوسنتوں کا ثواب اس سب کچھ سے بڑھ کر ہے۔ ایک دوسری روایت اس کی تائید کرنے والی اور ان معانی کی توثیق کرنے والی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ مجھے پوری دنیا سے محبوب تر ہیں''۔ ذرا تصور تو کرو کہ خود نماز فجر کا کیا مقام ہوگا؟ بلاشبہہ وہ غیر محدود خزانہ ہے!

لہٰذا اس کی طرف جلدی چلو اور اس کی پوری پوری پابندی کرو، کیونکہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے سب سے بڑھ کر فجر کی دوسنتوں ہی کی پابندی فرماتے تھے'' (متفق علیہ)

۱۱- حج کامل

بلاشبہہ تم حج کو اسلام کا ایک اہم رکن سمجھتے ہو، اور اس کا اجر بھی بہت بڑا ہے۔ انسان اس کے ساتھ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، اور اس طرح لوٹتا ہے جس طرح اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔ وہ عمر بھر میں ایک ہی مرتبہ کا فریضہ ہے، جب کہ فجر کے خزانوں میں اس قدر وسعت ہے کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں کا جمع شدہ اجر سما جاتا ہے۔

تم فجر سے پہلے کے خزانۂ عظمیٰ کو جان چکے ہو، اب ایک دوسرے خزینے کے بارے میں سنو جس کا تعلق نماز فجر کے بعد کی نماز سے ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر وہ طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا، اور پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کا اجر حج اور عمرہ کے برابر ہوا''۔ آپؐ نے اسے تین مرتبہ فرمایا: تامة، تامة، تامة، یعنی حج و عمرہ کا مکمل اجر (اسے ترمذی نے روایت کیا اور اسے حدیث حسن کہا ہے)۔ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی، پھر بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا، حتی کہ سورج طلوع ہوا، پھر اٹھا اور اس نے دو رکعت نماز پڑھی وہ حج اور عمرے کا اجر لے کر لوٹا'' (الترغیب والترہیب ۱/۲۹۶)۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز فجر کے بعد بیٹھے بیٹھے کوئی بات کرنے سے پہلے لا اله الا اللّٰہ وحده لا شریك له له الملك یحیی ویمیت

وھو علی کل شیء قدیر ۱۰ مرتبہ پڑھا تو اللہ نے اس کے لیے ۱۰ نیکیاں لکھ دیں' ۱۰ برائیاں مٹا دیں اور اس کے ۱۰ درجات بڑھا دیے۔ اور اس دن وہ ہر قسم کے مکروہات اور شیطان سے حفاظت میں رہا' اور کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے"۔

کیا تم فجر کے بعد کے عظیم و جلیل فضائل میں غور نہ کرو گے' جب کہ فرض نماز کی ادایگی کے بعد اس وقت میں ٹھہراؤ' سکون اور اطمینان ہوتا ہے اور نسیم سحر کے جھونکے بھی' تاکہ تم فجر کے ذکر کے بعد اپنے دن کا آغاز کرو اور اجر عظیم پاؤ۔ کیا تم اسے ترک کرو گے جس میں قلب کی زندگی' روح کی بلندی اور نفس کی بالیدگی ہے' اس غنودگی کی خاطر جو تمھاری پلکوں سے کھیلتی ہے' یا تھوڑی سی مشقت جو تمھارے جسم کو کمزور کرتی ہے؟

اگر تم نے غور کیا ہوتا اور عزم کیا ہوتا' تو معاملہ تم پر سہل ہو جاتا اور نماز کی ادایگی تم پر آسان ہو جاتی کیونکہ یہ ایک ساعت ہی کا تو مسئلہ ہے نہ کہ اس سے زیادہ کا۔

میرے بھائی! یہ عظیم خزانہ ہے اس پر قائم رہ' ہمت نہ ہار اور سستی نہ کر!

۱۲- سحر خیزی کی برکت

حضرت جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے: "اے اللہ! تو میری امت کو اس کے بکور میں برکت دے" (الطبرانی فی الاوسط)۔ بکور سے مراد دن کا پہلا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت رکھی ہے اور وہ ترقی اور افزونی کا باعث ہے۔ کسی بھی کام میں صبح کے وقت میں سبقت کرنے والا' اس کام میں اللہ کی برکت پالیتا ہے۔ اگر اس نے علم حاصل کرنے کا رخ کیا تو اس کے فہم میں سہولت' اس کی تحصیل میں قدرت اور ادراک میں سرعت کو پالیا۔ اگر حفظ قرآن کا آغاز کیا تو اس نے آسانی پائی اور اسے یاد رکھنے میں عمدگی اور اسے دہرانے اور اس کا ذکر کرنے میں پختگی پالی۔ اگر اس نے حصول رزق کی کوشش کی تو رزق میں کثرت پائی اور آمدنی میں اضافہ پایا۔ اور اگر کسی اہم فریضے کی ادایگی کے لیے گیا تو اس کے اسباب آسان ہو گئے اور اس کی مشکلات اس کے لیے حل ہو گئیں۔

صبح کے وقت کامیابی کے اسباب وافر پائے جاتے ہیں اور کام کی ادایگی میں عمدگی پائی جاتی ہے کیونکہ پوری راحت اور مکمل نیند کے بعد اس وقت جسم میں قوت اور چستی ہوتی ہے۔ عدم مصروفیت کے باعث ذہن صاف ہوتا ہے اور دلی اطمینان بھی میسر ہوتا ہے۔ مزید برآں یہ کہ صبح کے وقت لوگوں کی قلیل تعداد اور آمد و رفت میں کمی کے باعث سکون' ٹھہراؤ اور اطمینان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ اولین ساعتیں دن کے اوقات میں وسعت پیدا کر دیتی ہیں جس سے کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

وہ لوگ جو نماز فجر بروقت ادا کرتے ہیں وہ بکور (دن کے اوائل) کو پالیتے ہیں' اس کی برکت حاصل

کرتے ہیں' اس کے حسی و معنوی تحائف وصول کرتے ہیں۔

یہ خزانہ ہے' اسے حاصل کرو اور خسارہ پانے والوں میں سے نہ ہو جاؤ!

اے سونے والے! اگر نماز فجر اتنی خیر و برکت' اتنے فیوض و برکات اور بیش قیمت خزانوں پر مبنی ہے' اور دین و دنیا کی کامیابیوں و سربلندیوں اور جسم و جان کی عافیت و صحت کا ذریعہ ہے تو پھر اسے غفلت کی نذر نہ کرو۔ رسول کریمؐ کی اس نصیحت کو ہمیشہ سامنے رکھو جس میں آپ نے عشاء سے قبل سونے اور عشاء کے بعد فضول گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کچھ پانے کے لیے کچھ کرنا تو پڑتا ہے۔ تم ہمت کرو گے تو خدا راستے کھولے گا اور اپنی مدد تمھارے شامل حال کر دے گا۔

کوشش کرو کہ تمھارا کوئی زندگی کا معمول ہو۔ روزانہ نماز فجر باجماعت ادا کرنے کا مصمم ارادہ کرو۔ رات کو جب سونے لگو تو ایک بار پھر اس عزم کو تازہ کرو اور خدا سے دعا مانگو کہ وہ تمھیں صبح اُٹھنے اور نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ جب ارادہ کر لو تو پھر مزید کچھ اقدام بھی کرو۔ پہلی ضرورت جلد سونے کی ہے۔ اپنے کام معمول کے مطابق جلد نمٹاؤ۔ بلاوجہ رات گئے تک فضول اور لغو کاموں کے لیے نہ جاگو۔ بروقت بیدار ہونے کے لیے الارم لگاؤ۔ اس بات کا بھی اہتمام کرو کہ اہل خانہ بھی نماز ادا کریں۔ گھر میں جو فرد صبح اٹھنے والا ہو اس کے ذمے لگاؤ کہ وہ تمھیں بھی اُٹھا دے۔ ہاں' اگر تمھارا کوئی دوست ہو جو نماز فجر باقاعدگی سے ادا کرتا ہو' اسے بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ نماز سے قبل تمھیں فون کر لے تاکہ تم اُٹھ سکو۔ یہ چند اقدامات اگر کچھ اہتمام سے کیے جائیں تو چند روز میں فجر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے لگو گے۔ ان شاءاللہ!

فجر کے خزانے اور صبح کی برکات سے تو وہی مستفید اور لطف اندوز ہو سکتا ہے جسے اس کا تجربہ ہو۔ صبح اُٹھنا جہاں اللہ کی رضا و خوشنودی' تقرب اور بلندی درجات کا باعث ہوگا وہاں سحرخیزی' صبح کی سیر اور ورزش کے نتیجے میں اچھی صحت جیسی عظیم نعمت' وقت اور کاروبار میں برکت--- الغرض ان گنت فوائد' خزانے اور غنائم ہیں اور ایک نئی دنیا ہے جو تمھاری منتظر ہے!

اے سونے والے! کیا اب بھی تو ان خزانوں سے محروم رہے گا؟ اٹھ' بیدار ہو جا' انھیں حاصل کر' خدا کی حفاظت میں آ جا' اور اللہ کا مقرب بندہ بن جا اور خسارہ پانے والوں میں سے نہ ہو!! (ہفت روزہ المجتمع' شمارہ ۱۴۶۲-۱۴۶۴)

(اس مضمون کا کتابچہ فجر کے خزانے منشورات' منصورہ' لاہور سے دستیاب ہے۔ قیمت: ۵ روپے)